الاستدراک

اس وقت کتاب واقعۂ کربلا اور مراسم عزا" تالیف مولانا سعید الرحمن علوی رحمہ اللہ ہمارے پیش نظر ہے۔ مولانا مرحوم بلند پایہ عالم، محقق اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جذبۂ محبت سے سرشار تھے۔ زیر نظر کتاب ان کی رحلت کے بعد ہی منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے۔ مولانا نے اپنی اس کاوش و محنت سے صدیوں سے سبائی روایات کے سنگریزوں میں پوشیدہ جواہر حقائق سے نقاب کشائی کی ہے۔ اس کتاب میں مولانا کا موضوع سخن واقعۂ کربلا، مختصر احوال یزید، واقعۂ حرہ، بے حرمتی کعبہ، بنوہاشم و امیہ اور مراسم عزاء جیسے اہم موضوعات ہیں۔ مولانا نے حقائق کی روشنی میں ان موضوعات پر سیر حاصل بصیرت افروز بحث کی ہے۔ اس وقت ہمارا مقصود نظر کتاب پر تبصرہ کرنا نہیں بلکہ مولانا کے ایک سہو کی اصلاح مقصود ہے۔ کتابچ کے صفحہ نمبر ۱۸ پر یہ عنوان ہے۔

"پہلی صدی ہجری کے چند اہم شہدائے مظلومین"

اس عنوان کے تحت جن شہداء کرام کے اسماء گرامی کا تذکرہ ہے ان میں سے پہلا نام یہ ہے "اول شہید اہل بیت، عمزاد رسول اللہ ﷺ سیدنا عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب مولانا کو اس شہید گرامی قدر کے ابن حارث ہونے کی بناء پر یہ اشتباہ ہوگیا ہے کہ یہ شہید بدر نبی کریم ﷺ کے عمزاد ہیں کیونکہ آپ ﷺ کے بڑے چچا کا نام حارث تھا۔ اور عبدالمطلب کی کنیت بھی اسی کے نام پر ابوالحارث تھی۔ اس لحوق اشتباہ میں مولانا علوی مرحوم منفرد نہیں بلکہ مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی کو بھی اس حارث کے نام سے اشتباہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "امیر المومنین سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب، شخصیت و کردار "میں غزوۂ بدر کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کے اس آواز پر سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب" علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب میدان جنگ میں آئے (ص ۷۶) اور اس طرح محقق شہیر مولانا محمد نافع (محمدی شریف جھنگ والے) بھی اس اشتباہ میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ وہ بھی اپنی کتاب "سیرت سیدنا علی المرتضیٰؓ میں غزوہ بدر کے واقعات میں رقم طراز ہیں ------" تو اس وقت آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اپنے چچا زاد اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب اور اپنے عمزاد علی بن ابی طالب کو رزمگاہ میں نکلنے کے لئے ارشاد فرمایا" ۵۰، ۵۱ حالانکہ یہ حارث وہ نہیں۔ بلکہ یہ حارث بن المطلب ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے عمزاد ہیں۔ اس خاندان کے نسب کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ نبی کریم ﷺ کے جد امجد کے مورث اعلیٰ قصی بن کلاب کے چار فرزند تھے۔ عبد مناف، عبدالدار، عبدالعزیٰ، عبد قصی، پھر عبد مناف کہ جسکا اصلی نام مغیرہ بن قصی تھا، کے چار فرزند تھے۔ ہاشم بن عبد مناف، عبد شمس بن عبد مناف، المطلب بن عبد مناف۔ ان تینوں کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا۔ نوفل بن عبدالمناف، اسکی والدہ کا نام واقدہ بنت عمرو تھا۔ یہی المطلب باپ کے پہلوٹے بیٹے تھے۔ ان کی اولاد "المطلبی" کہلاتی ہے۔ عبیدہ بن حارث اسی المطلب کے پوتے تھے۔ پھر اسی حارث بن المطلب کے تین بیٹے تھے اور تینوں صحابی تھے۔ عبیدہ بن حارث جو کہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے اور ان کا لقب شیخ المہاجرین تھا اور ان کی مرقد مبارک سے

خوشبو مہکتی تھی۔ دوسرے طفیل بن الحارث اور تیسرے حصین بن الحارث، یہ دونوں بھائی بھی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ معروف سیرت نگار ابو محمد عبدالملک بن ہشام المتوفی ۲۱۸ھ نے اپنی سیرۃ ابن ہشام میں غزوۂ بدر کے ضمن میں یہ عنوان قائم کیا ہے۔ من حضر بدراً المسلمین"

یعنی ان مسلمانوں کے نام جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ پھر اس کے تحت ذیلی عنوان ہے"

من بنی ہاشم وبنی المطلب

یعنی وہ حضرات کہ جنکا تعلق بنو ہاشم اور بنو مطلب سے ہے۔ پھر اس فہرست میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ہے اور اس کے بعد آپ کے چچا اسد اللہ و اسد الرسول سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلبکا اسم گرامی ہے اور اسکے بعد سیدنا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اسم گرامی ہے پھر بنو ہاشم کے موالی اور ان کے خلفا کا ذکر ہے۔ اسکے بعد بنو المطلب کا تذکرہ ہے اور اس میں ہے

"عبیدہ بن الحارث بن المطلب و اخواہ الطفیل بن الحارث و الحصین بن الحارث"ابن ہشام، ج ۱ ص ۶۷۸)

پھر اس سیرت میں دوسرا عنوان ہے

بن عبدمناف عبیدہ بن الحارث بن المطلب قتلہ عتبہ بن ربیعہ"(ج۱ص ۷۰۶)

"من استشہد من المسلمین یوم بدر مع رسول اللہ من قریش ثم من بنی المطلب

یعنی غزوہ بدر کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی معیت میں جہاد کرتے ہوئے جن حضرات نے جام شہادت نوش کیا قریش کے قبیلہ بنو المطلب میں سے حضرت عبیدہ بن الحارث بن المطلب ہیں جن کو عتبہ بن ربیعہ نے قتل کیا تھا۔ یہ ہیں وہ عبیدہ جنکو مولانا نے نبی کریم ﷺ کا عمزاد سمجھا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کے حقیقی چچا حارث بن عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی کا نام بھی عبیدہ نہیں ہے۔

آپ ﷺ کے چچا:

(۱) حارث بن عبدالمطلب کے چار فرزند تھے۔ ایک کا نام نوفل تھا۔ یہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر کفار کی جانب سے تھے۔ فتح مکہ کے وقت یہ مسلمان تھے۔ غزوۂ حنین میں تین ہزار نیزے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اعانت لشکر اسلام کے سلسلہ میں پیش کیئے۔ ۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) عبداللہ......ان کو نبی کریم ﷺ نے "السعید" کا لقب عطا کیا تھا اور یہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔

(۳) ربیعہ بن حارث........ یہ وہی ہیں جنکے شیر خوار بچہ کو دشمن نے قتل کیا تھا اور نبی کریم ﷺ نے دور جاہلیت کے تنازعات کو ختم کرتے ہوئے پہلے اپنے ہی خاندان کے حقوق سے دست برداری کا اعلان کرتے ہوئے فتح مکہ کے موقعہ پر اعلان فرمایا "ان اوّل دم اضعہ دم ابن ربیعہ بن الحارث"

یعنی پہلا مطالبۂ خون جسے میں ملیا ملیٹ کرتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث کا مطالبہ ہے۔ ۲۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۴) ابو سفیان مغیرہ بن الحارث۔ یہ نبی کریم ﷺ کے عمزاد ہونے کے ساتھ رضاعی بھائی بھی تھے۔ نبی

کریم ﷺ کے ہم عمر ہونے کی وجہ سے آپ کے دوست تھے اور صورتاً بھی آپ کے مشابہ تھے۔ جب نبی کریم ﷺ کی نبوت کا دور شروع ہوا اور آپ نے دعوت و ارشاد کا فریضہ ادا کرنا شروع کیا تو یہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے سخت مخالف ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ کی عداوت میں اس حد تک تجاوز کر گئے کہ آپ کی ہجو میں اشعار کہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے جواب کے متعلق کعب بن مالک کو فرمایا انہوں نے تعمیل ارشاد کی لیکن آپ کو یہ جواب پسند نہ آیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ کو فرمایا انہوں نے بھی جواب دیا تو وہ بھی پسند نہ آیا۔ پھر حضرت حسان بن ثابت کو بلایا گیا اور انہوں نے جواب دہی کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو اس کی ہجو گوئی کس طرح کریگا جبکہ وہ میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ تو حضرت حسان نے عرض کیا میں آپ کو اس طرح نکال لونگا جس طرح آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا:

وان سنام المجد من آل ہاشم

بنو بنت مخزوم و والدک العبد

ترجمہ: آل ہاشم میں سے بزرگی کی بلندی پر وہ لوگ ہیں جو بنو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں اور تیرا باپ تو غلام تھا۔

بنو مخزوم کی بیٹی سے مراد نبی کریم ﷺ کے والد جناب عبداللہ، آپ کے چچا زبیر اور ابو طالب کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور آپ کے چچا حارث کی ماں سُمیّہ بنت موہب۔ چونکہ بنو عبد مناف کے غلام کی بیٹی تھی اس لئے ان کو غلام کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یہ اشعار بھی حضرت حسان بن ثابتؓ نے ابو سفیان مغیرہ بن حارث کے جواب میں فرمائے۔

الابلغ اباسفیان عنی　　فانت مجوف نخب بواء

ابو سفیان کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ تو بزدل اور خالی خول ہے۔

ہجو محمداً واجبت عنہ　　وعند اللہ فی ذالک الجزاء

تو نے محمد کی ہجو کی اور میں نے ان کی جانب سے جواب دیا۔ اور اسی جواب دینے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بدلہ ہے۔

اتہجوہ لست لہ بکفو　　فشر کمالخیر کما الفداء

کیا تو ان کو ہجو کرتا ہے حالانکہ تو ان کے برابر نہیں تم میں سے جو برا ہو اچھے پر فدا ہو

ہجرت مبارکاً براً حنیفا　　امین اللہ شیمتہ وفاء

تو نے مبارک احسان کرنے والے حنیف کی ہجو کی جو کہ اللہ تعالیٰ کا امین وفا شعار ہے

امن یہجو رسول اللہ منکم　　ویمد حہ وینصرہ سواء

کیا تم میں سے جو رسول اللہ کی ہجو کرے وہ اور آپ کی مدح کرنے والا، آپ کی مدد کرنے والا کبھی برابر ہو سکتے ہیں اس ہجو گو ابو سفیان ہاشمی کو معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس نے بیوی سے کہا کہ محمد حملہ کرنے والے ہیں اور قریش میں ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ مناسب یہی ہے کہ مکہ چھوڑ کر کہیں چلے جائیں۔ نیک بخت بیوی نے کہا کہ ابھی تک تیری آنکھیں نہیں کھلیں، محمد کے علاوہ کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ یہ مکہ سے روانہ ہوئے اور دوسری جانب نبی کریم ﷺ مکہ کے لئے لشکر لیکر روانہ ہوئے۔ راستہ میں ملاقات ہوئی، رحمت للعلمین کی شان رحمت اور بے پایاں عطوفت نے ان کو اپنے دامن عفو و درگذر میں ڈھانپ لیا۔ غزوۂ حنین میں نبی کریم ﷺ کی معیت اور رکاب تھامنے کا ان کو شرف حاصل ہوا۔ صفت

حیاء کا ان پر اتنا غلبہ تھا کہ آنکھ اٹھا کر کبھی بھی نبی کریم ﷺ کی طرف نہیں دیکھا۔ لسان نبوت سے ان کو یہ بشارت حاصل ہوئی۔ ابوسفیان بن حارث من شباب اہل الجنۃ۔ ابوسفیان بن حارث بہشتی جوانوں میں سے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی وفات پر ایک دل دوز مرثیہ کہا جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

ارقت وبات لیلی لایزول   ولیل افی لمصیبہ فیہ طول

میں جاگ رہا ہوں اور رات ختم ہونے میں نہیں آتی ہاں مصیبت زدہ کی رات لمبی ہی ہوا کرتی ہے۔

فاسعد فی البکاء وذاک فی ما   اصیب المسلمون بہ قلیل

میں بے اختیار رو رہا ہوں اور یہ تو اس مصیبت کے مقابلہ میں جو مسلمانوں کو لاحق ہوئی ہے بہت ہی کم ہے۔

لقد عظمت مصبتنا وجلت   مشیت قیل قد قبض الرسول

اس روز ہماری مصیبتوں کی کچھ انتہاء نہ رہی جب لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ بلائے گئے۔

فقدنا الوحی والتنزیل فینا   یروح بہ ویغدو جبریل

جس وحی کو لیکر صبح وشام جبریل ہم میں لایا کرتے تھے آج ہم اس سے محروم ہو گئے۔

وذاک احق ماسالت علیہ   نفوس الناس اوکادت لیسیل

وہ مصیبت ہے کہ لوگوں کا مرجانا یہ قریب مرگ ہوجانا بالکل ٹھیک ہے۔

نبی کان یجلو الشک عنا   بما اوحی علیہ او بقول

نبی کریم ﷺ اس شان کے تھے کہ دل سے شک کو صاف کرتے تھے۔ کبھی بذریعہ کلام وحی اور کبھی بذریعہ کلام خودی

یھدینا فلا نخشی ضلالہ   علینا والرسول لنا دلیل

وہ ہماری رہنمائی فرمایا کرتے تھے اور ہم کو کبھی بھی راستہ ہدایت سے بھٹک جانے کا خوف نہ ہوتا تھا کیونکہ ہمیں یقین تھا کہ اللہ کا رسول ہمارا رہنما ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس چچازاد برادر کا انتقال ۲۰ھ کو ہوا "رضی اللہ عنہ"

○

پوچھو نہ مجھ سے آج کی دعوت کا حال تم
طوفان حسرتوں کا مرے دل میں رہ گیا
زردہ ، پلاؤ ، قورمہ ، سب لوگ کھا گئے
"میں جا ہی ڈھونڈتا تری محفل میں رہ گیا"

○

شمس و قمر کو میں ترے قدموں پہ واردوں
حاضر ہے میری جان بھی سرکار کے لئے
سونے کے زیورات کی حاجت نہیں تجھے
"زیور ہے سادگی ترے رخسار کے لئے"

پروفیسر محمد اکرام تائب